السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خوشی ومسرت کے حصول یا مصیبت وتکلیف سے نجات پر سجدہ شکر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟کیا اس کےلیے بوضوء ہونا ضروری ہے؟کتاب وسنت کی روشنی میں جواب ارشاد فرمادیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی نعمت کے حصول سےچھٹکارے کے موقع پر سجدہ شکر مشروع ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوشی ومسرت کے موقع پر سجدہ شکر کرنا ثابت ہے۔جیسا کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشخبری ملتی تو آپ اللہ کے حضور سجدہ میں گرجاتے۔[1]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کی طرف روانہ فرمایا کہ وہاں اہل کتاب کو توحید کی دعوت دی جائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تبلیغ کی۔جس کے نتیجہ میں وہ مسلمان ہوگئے [پھر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مسلمان ہونے کی اطلاع بھیجی۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مکتوب پڑھا تو اللہ کا شکر ادا کرنے کےلیے سجدے میں گرگئے۔[2]

اسی طرح حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور دیر تک سجدے کی حالت میں رہے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ حضرت جبرئیل [علیہ السلام میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے بشارت دی تو میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہوگیا۔[3]

یہ سجدہ اس طرح ہے جس طرح نماز کے علاوہ سجدہ تلاوت ہوتا ہے اس کےلیے نماز کی شرائط نہیں ہیں اسے وضو کے بغیر بھی ادا کیا جاسکتا ہے،تاہم بہتر ہے کہ اسے باوضو ادا کیا جائے سجدہ شکر ادا کرتے وقت اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جانا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کی کیفیت اسی طرح ہے کہ آپ سجدہ کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔اگرچہ اس میں سجدہ شکر کی صراحت نہیں تاہم سجدہ کو ادا کرنے کا یہی طریقہ منقول ہے۔ہاں البتہ اس کےلیے سلام پھیرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔دوران سجدہ،سجدہ کی دعا پڑھے اور اللہ کی تسبیح وکبریائی کو بجالائے۔بہر حال سجدہ شکر مشروع ہے اور اس کےلیے طہارت شرط نہیں اور نہ ہی اختتام پر سلام پھیرنے کی ضرورت ہے۔

---

[1]۔2774:ابوداؤد الجہاد۔

[2]۔ج،69:بیہقی،ص۔

[3]۔1ج۔191:مسند امام احمد،ص۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3،صفحہ نمبر:84

محدث فتویٰ